Regd No. L 4

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲ روپے

بروز جمعہ

۱۶ شوال سنہ ۱۳۶۸ ہجری

جلد ۳ | ۱۲ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۱۲ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۸۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۸ اگست :۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا دردوں میں کمی ہے۔ مگر ضعف زیادہ ہے۔

کوئٹہ ۹ اگست :۔ بوقت تحریر امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا ہے ضعف ہے مگر دردوں میں کمی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد حضور کو کامل صحت بخشے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور افراد خاندان نبوت و خدام خیریت سے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

پاکستان میں ایک مضبوط۔ ترقی یافتہ اور جمہوری حکومت قائم ہے

کراچی ۱۱ اگست :۔ ایشیا کے صنعتی لحاظ سے پسماندہ ملکوں کو بلند کرنے کے ذرائع کے موضوع پر جو عالمگیر ریڈیائی مباحثہ ہوا۔ اس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا۔ اگر پاکستان کے لامحدود وسائل کی تقویت پر امریکہ کی فنی قابلیت اور اس کا سرمایہ ہو۔ تو اس سے پاکستان اور امریکہ دونوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان میں اس وقت ایک مضبوط ترقی یافتہ اور جمہوری حکومت قائم ہے علاوہ امریکہ کے جو سرمایہ لگانے والے اس قسم کی جگہ کی تلاش میں ہیں۔ ان کے لئے یہاں سرمایہ لگانا مرگھٹ کا سودا نہیں ہوگا۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وہ خاص مراعات کے طالب نہ ہوں۔ اور خالص حقیقی اور اقتصادی اغراض کے لئے سرمایہ لگانے پر تیار ہوں۔ آپ نے تقریر کے آخر میں مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ کا اس لحاظ سے شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے پسماندہ ملکوں کو بلند کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

سیاہ کاروں کا نامۂ اعمال!

لاہور ۱۱ اگست :۔ مغربی پنجاب میں انسداد رشوت ستانی کی مہم نہایت زوروں پر ہے۔ اس وقت تک ۱۵۰ مقدمات ایسے ہیں جن کی یا تو تحقیقات ہو چکی ہے یا ہو رہی ہے ان کی سماعت خاص عدالتوں میں ہو گی۔ غلط کاروں کے اس طائفے میں ۸ ممبران اسمبلی بھی ہیں اور کمشنر ایسے جلیل القدر عہدیداروں سے بلکہ جونیئر کلرکوں اور پولیس کے سپاہیوں تک شامل ہیں ان میں سے بیشتر کے خلاف محکمانہ کاروائیاں بھی جاری ہیں۔ اس وقت تک ۲ سول سرجنوں کو معزول کیا جا چکا ہے۔ چار الیکٹرک سب انسپکٹر ملازمت سے علیحدہ کئے جا چکے ہیں۔ ایک محکمانہ آنیا مشن کا اوورسیر ایک سال کے لئے قید کا حکم سن چکا ہے۔ مویشی کی افزائش نسل ایک اسسٹنٹ ڈائرکٹر کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔ حیوانات کے شعبے کا ایک پروفیسر معطل ہے۔ اور پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ خود پولیس کے افسر بھی اس پکڑ دھکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ چنانچہ ایک ڈی ایس پی پر خواست ہو چکا ہے۔ ایک لازمی طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ ایک انسپکٹر۔ ۲ سب انسپکٹر اور ۳ ہیڈ کانسٹیبل علیحدہ کئے جا چکے ہیں۔ قصہ کوتاہ پولیس کے کل ۵۹ افسران اس معاملے میں ماخوذ ہوئے ہیں۔

معاہدہ اوقیانوس کی تشکیل

(واشنگٹن ۱۱ اگست۔ بی۔ بی۔ سی)

معاہدہ اوقیانوس کے ممالک ان دنوں معاہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کسی آخری تنظیم کی تشکیل کا طریقہ سوچ رہے ہیں۔ یہ غیر رسمی بات چیت ہر ملکوں کے سفارت خانوں اور دفاتر خارجہ سے ہو رہی ہے

یہ سب بے پر کی باتیں ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں

ابھی تو ہم نے سفارشات بھی مکمل نہیں کیں

لاہور ۱۱ اگست :۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ شیخ فیض محمد چیئرمین انتخابی تحقیقاتی کمیٹی مغربی پنجاب نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ہے۔ کہ بعض غرض پرست اشخاص یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے انتخابی تحقیقاتی کمیٹی کے ارکان پر اثر ڈال کر ان سے اپنی ضروریات کے مطابق حلقہ ہائے انتخاب بنوا لئے ہیں یا بنوا لیں گے میں عوام کی آگاہی کے لئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ مندرجہ صدر بیان یا دعویٰ میں کوئی صداقت نہیں۔ اگرچہ میرے اور میرے دیگر رفقاء نے عوام کے نمائندوں اور عوامی جماعتوں [illegible] سے تجاویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ تاہم حلقہ ہائے انتخاب کے تعین کے متعلق حکومت کے پاس پیش ہونے والی سفارشات کا ہم نے تا حال کوئی اعلان نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی تک ہماری سفارشات پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچیں اس لئے عوام ایسی خبروں کو خود غرض اشخاص کی خوش فہمی سے زیادہ وقعت نہ دیں۔

مشترکہ کانفرنس میں پاکستانی وفد

وزیر خارجہ قیادت کریں گے

کراچی ۱۱ اگست :۔ کشمیر میں عارضی صلح کو آخری صورت دینے کے لئے کشمیر کمیشن کی تحریک پر ۱۷ اگست کو نئی دہلی میں جو مشترکہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے وزیر امور خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان ہوں گے۔ وفد کے دیگر ارکان کے نام یہ ہیں۔ پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی مسٹر محمد ایوب میجر جنرل نذیر احمد۔ بریگیڈیئر شیر خان۔ اور مسٹر آفتاب خان

ہیگ کانفرنس کا افتتاحی اجلاس

ہیگ ۱۱ اگست (بی۔ بی۔ سی) با اختیار حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ہیگ کی گول میز کانفرنس کے پہلے اجلاس کی تاریخ کا تعین اکیلا ہالینڈ نہیں کر سکتا۔ یاد رہے کہ ایک خبر تھی کہ ہالینڈ نے افتتاحی اجلاس کی تاریخ ۲۲ اگست مقرر کی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا۔ کہ تاریخ کا تعین۔ جمہوریہ کے وفد۔ وفاقی وفد۔ اتحادی کمیشن اور ہالینڈ کے باہمی مشورے کے بعد ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر محمد حتی کے پہنچتے ہی ہالینڈ کی حکومت اس بارے میں گفت و شنید شروع کر دیگی اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے آنے والے نمائندوں میں کرنل تامسن بھی شامل ہیں جو شاید یہ کی ابتدائی کانفرنس میں ڈچ وفد کے ممبر تھے۔

گورنر مغربی پنجاب کے اعزاز میں

دعوت عصرانہ

لاہور ۱۱ اگست :۔ آج شام کے ۶ بجے گلستان فاطمہ باغ جناح میں مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کی طرف سے عزت مآب سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی گئی جس میں اعلیٰ سول اور فوجی حکام۔ اراکین کونسل صوبہ مسلم لیگ اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔

(سٹاف رپورٹر)

چین کے تین صوبوں پر چینی مسلمان جرنیل کا قبضہ

یہ صوبے مرکز سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں

لندن (ہوائی ڈاک سے) "لندن ٹائمز" نے چین کے موجودہ سیاسی رجحانات پر اپنے ایک افتتاحیہ میں جس کا عنوان "چین میں تحریک علیحدگی" ہے تبصرہ کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے ایک مرتبہ پھر کمیونسٹ فوجیں جنوب اور مغرب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ تاکہ کینٹن پر ایک فیصلہ کن حملہ کیا جا سکے۔ قوم پرستوں کے قبضے میں جتنا چین کا علاقہ باقی ہے وہاں کا سب سے بڑا شہر کینٹن ہے۔ چینی حکومت کا کمیونسٹ فوجوں کو روکنے میں ناکام رہنا کوئی حیرت انگیز بات نہیں۔ چینی عوام کے دلوں میں یہ خیال بیٹھ چکا ہے۔ کہ چین کی موجودہ حکومت کا کوئی مستقبل نہیں اور یہ کہ حکمرانوں کی تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ نئے حکمران اچھے ہوں یا برے۔

جنگی رقبوں سے دور دراز کے علاقوں میں مرکزی حکومت کی کمزوری کی وجہ سے علیحدگی کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ لاسہ کے تبتیوں نے چینی مشن کو وہاں سے نکال دیا ہے۔

چنانچہ کانسو۔ اور ننگسیا کے تین شمال مغربی صوبوں پر اس وقت ایک مسلمان جنگی لیڈر ماپو فانگ کا قبضہ ہے اس سے پیشتر ان علاقوں پر چیانگ کائی شک کے نمائندے جنرل چانگ چن چو کا قبضہ تھا۔ لیکن اس نے پیکن پہنچ کر اپنی تقدیر کو کمیونسٹوں کے ساتھ وابستہ کر لیا۔ اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ جنرل ماپو فانگ تبت کے معاملات میں دخل دیگا کیونکہ وہ خود ایک فوج تیار کرنے میں مصروف ہے جس میں زیادہ تعداد مقامی مسلمانوں کی ہو گی۔ تاکہ اپنی آزادی کا تحفظ کر سکے۔

پرنٹر پبلشر مسعود احمد نے دی پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اے ایل پی ایل

ورقہ دوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے سابقہ اور موجودہ کرائے

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء کے الفضل میں میں نے قادیان کے بعض مکانات کے موجودہ کرائے نوٹ کر کے شائع کئے تھے۔ جو اس وقت غیر مسلم پناہ گزینوں سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ اسی تعلق میں ذیل کے اعداد و شمار بھی دوستوں کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔ اس فہرست کے پہلے خانہ میں وہ کرائے دکھائے گئے ہیں۔ جو تقسیم پنجاب سے قبل مقامی میونسپل کمیٹی نے ہوس ٹیکس کی غرض سے تشخیص کئے تھے اور دوسرے خانہ میں وہ کرائے دکھائے گئے ہیں۔ جو موجودہ ایام میں غیر مسلم پناہ گزینوں سے چارج کئے جا رہے ہیں۔ دونوں کا فرق ظاہر و عیاں ہے جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جو کرائے میونسپل کمیٹی نے ہوس ٹیکس کی غرض سے تشخیص کئے تھے۔ وہ عموماً ان کرایوں سے کافی کم تھے۔ جو مالکان مکان عملاً خود چارج کرتے تھے۔ اس طرح یہ فرق اور بھی زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ بہر حال دونوں قسم کے کرائے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	نام مالک مکان	سابقہ کرایہ مطابق تشخیص میونسپل کمیٹی	موجودہ کرایہ	کیفیت
۱	صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب	۴۰-۰-۰	۲۹-۵-۰	
۲	حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے مرحوم	۱۷-۰-۰	۳-۵-۰	
۳	خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈگیریزن انجینئر	۷۴-۰-۰	۱۴-۰-۰	
۴	حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ (کوٹھی دارالحمد)	۵۰-۰-۰	۱۲-۰-۰	
۵	چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ سابق ایم۔ایل۔اے	۳۷-۸-۰	۲-۵-۰	
۶	ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی پی سی ایس	۲۵-۰-۰	۹-۵-۰	
۷	شیخ اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ ایکسائز انسپکٹر	۱۲-۰-۰	۳-۲-۰	
۸	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال	۱۵-۰-۰	۴-۰-۰	
۹	صاحبزادہ میر داؤد احمد صاحب پی ایس سی	۱۵-۰-۰	۳-۵-۰	
۱۰	کیپٹن ڈاکٹر شاہ نواز صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس	۱۵-۰-۰	۶-۰-۰	
۱۱	سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم فارسٹ آفیسر	۴۵-۰-۰	۱۰-۱۰-۰	
۱۲	میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات	۱۲-۸-۰	۱-۱۱-۰	
۱۳	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ	۲۵-۰-۰	۷-۵-۰	
۱۴	مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے سابق امام مسجد لنڈن	۱۵-۰-۰	۴-۰-۰	
۱۵	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج	۲۵-۰-۰	۴-۱۱-۰	
۱۶	ملک عمر علی صاحب بی۔اے رئیس ملتان	۲۱-۸-۰	۴-۰-۰	
۱۷	خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ایم۔اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز	۳۱-۸-۰	۱۵-۰-۰	
۱۸	سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب تاجر حیدر آباد	۳۰-۰-۰	۱۰-۰-۰	

نوٹ:۔ ان سب کوٹھیوں میں بجلی لگی ہوئی تھی۔ اور کئی ایک میں موٹر پمپ بھی تھے۔ جن سے ملحقہ باغ سیراب ہوتا تھا۔ اور ان میں سے بعض میں پندرہ پندرہ بیس بیس پچیس پچیس رہائشی کمرے تھے۔ اور جو کرائے بعض مالکان ذاتی طور پر وصول کرتے تھے۔ وہ موجودہ کرایوں سے آٹھ آٹھ دس دس گنے زیادہ تھے۔ اس تعلق میں اخبار الفضل مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۹ء کا صفحہ دوم بھی ضرور ملاحظہ فرمایا جائے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰/۸/۴۹

درخواست دعا

میرے بھائی نور علی خان صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل ان کی صحت بہت خراب ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

صفدر علی طارق دواخانہ مفرح حیات فلیمنگ روڈ لاہور

قادیان میں ایک نیا فتنہ

احباب اپنے دوستوں کیلئے دعا فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

چند دن ہوئے اخبار الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طرف سے اللہ رکھا سکنہ ضلع سیالکوٹ حال قادیان کے متعلق اخراج از جماعت اور مقاطعہ کا اعلان شائع ہوا تھا اور حضور نے یہ بھی لکھا تھا کہ اندیشہ ہے کہ یہ شخص کوئی فتنہ نہ برپا کرے۔ کیونکہ وہ مخالفوں کے ساتھ مل کر شرارت پر آمادہ ہے۔

اسی تعلق میں آج قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ اللہ رکھا مذکور نے ہمارے بعض دوستوں کے خلاف قادیان کے مقامی مجسٹریٹ سردار امولک سنگھ کی عدالت میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت حفظ امن کا دعوے دائر کر دیا ہے۔ جس کی تہ میں سوائے شرارت اور فتنہ انگیزی کے اور کوئی غرض مدنظر نہیں ہے اور یہ دعوے سراسر جھوٹ اور افترا پر مبنی ہے۔ تعداد افراد درویشان جن کے خلاف درخواست دی گئی ہے ستائیس ہے۔ جن میں مولوی برکات احمد صاحب بی۔اے اور ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صوبیدار مولوی برکت علی صاحب۔ صوفی عبد القدیر صاحب بدوملہی۔ فضل الٰہی صاحب۔ بشیر احمد صاحب ٹھیکہ دار اور منشی محمد صادق صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ہمارے دوستوں کو اس شر سے محفوظ رکھے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ تاریخ سماعت ۱۶ اگست مقرر ہوئی ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۱/۸/۴۹

احمدی شہدا کی فہرست درکار ہے

احباب جماعت توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

گو سنہ ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز طوفان میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جانی نقصان نسبتاً بہت کم ہوا۔ تاہم جیسا کہ اس قسم کے عام ہنگامہ میں ہوا کرتا ہے۔ کئی احمدی افراد شہید ہوئے اور خود مرکز سلسلہ یعنی قادیان میں بھی بعض لوگوں نے ان فسادات میں شہادت پائی۔ چونکہ ایسے دوستوں کے اسماء مرتب کر کے محفوظ کر لینا ضروری ہیں اور سلسلہ کی تاریخ کا ایک اہم ورق ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو تحریک کی جاتی ہے کہ ان کے علم میں جو جو احمدی افراد (مرد اور عورت اور بچے اور بوڑھے) گذشتہ فسادات میں شہید ہوئے ہوں ان کی فہرست مرتب کر کے خاکسار راقم الحروف کو ارسال فرما دیں۔ میری دانست میں احمدی شہداء کی سب سے بڑی تعداد ریاست پٹیالہ سے تعلق رکھتی ہے اور نسبتی لحاظ سے سب سے کم لوگ قادیان میں شہید ہوئے ہیں۔ البتہ ضلع گورداسپور کے بعض دوسرے مقامات مثلاً موضع دنجوال اور موضع فیض اللہ چک میں احمدی شہدا کی تعداد کافی رہی ہے۔ اسی طرح اضلاع جالندھر اور ہوشیار پور میں بھی غالباً یہ تعداد کافی ہو گی۔ بہر حال جس جس جگہ احمدی شہید ہوئے ہوں وہاں کے دوستوں کو چاہیئے کہ یہ فہرست جلد تر مرتب کر کے مجھے بھجوا دیں۔ اس فہرست میں ذیل کے کوائف درج کئے جائیں:۔

(۱) نام شہید (۲) ولدیت (۳) سکونت۔ (۴) ضلع (۵) تاریخ شہادت اگر یاد ہو اور (۶) مختصر کوائف شہادت اگر معلوم ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس تاریخی ریکارڈ کی تکمیل کی طرف کماحقہ توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۱۰/۸/۴۹

چوہدری محمد منیر صاحب مبلغ کہاں ہیں

عزیز چوہدری محمد منیر صاحب دیہاتی مبلغ جو کہ پہلے علی بیگ میں تھے اور آجکل تحصیل کوٹلی ضلع میرپور میں متعین ہیں کافی عرصہ سے کوئی خط وغیرہ گھر میں نہیں آیا۔ دو تین خط ان کو لکھے گئے لیکن جواب کوئی نہیں آیا جس کی وجہ سے بڑی تشویش ہے اگر کسی دوست کو پتہ ہو یا خود موصوف کی نظر سے یہ سطور گذریں تو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ کوٹلی کے احباب خاص طور پر مخاطب ہیں۔ خاکسار محمد بدر الدین احمدی کیرانوالہ۔ ڈاکخانہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۲ اگست ۱۹۴۹ء

کمیونزم مذہب اور روس

(۴)

آفاق کے مقالہ نگار فخریہ فرماتے ہیں۔

انہوں (کمیونسٹوں) نے ایک ملک میں جو ساری دنیا کا چھٹا حصہ ہے ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے۔ جو ہم عصر نظامات سے اعلےٰ اور ارفع ہے۔ اور دنیا افتاں و خیزاں اس کی طرف آ رہی ہے۔

اگرچہ یہ ایک وہم ہے کہ کمیونسٹوں نے روس میں بھی اپنی مرضی کا نظام قائم کر لیا ہے۔ لیکن بفرض محال یہ درست مان بھی لیا جائے۔ تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ نظام کس طرح قائم ہے آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دنیا کے چھٹے حصہ پر اپنا نظام قائم کر لیا ہے۔ اچھا مان لیا۔ اب یہ بتایا جائے کہ دنیا کے باقی پانچ حصوں میں کونسا نظام قائم ہے۔ اور کیوں قائم ہے۔ اس کا جواب یہی دیا جائے گا۔ کہ باقی پانچ حصوں میں سرمایہ دارانہ جمہوری نظام ہے اور محض طاقت کے زور پر چل رہا ہے۔ امریکہ کی اقتصادی اور فوجی طاقت اس نظام کی پشت پر ہے۔ اور اسی سہارا پر چل رہا ہے۔ اگر یہ طاقت ہٹا دی جائے تو کمیونزم ہر طرف پھیل جائے۔ چنانچہ اب بھی ان اقوام اور ممالک میں جو بظاہر سرمایہ دارانہ نظام کے جنگل میں ہیں کمیونزم نفوذ کر رہا ہے۔ اول تو یہ غلط ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام محض قوت کے بل پر قائم ہے۔ کیونکہ قوت فی ذاتہ کوئی چیز نہیں جب تک زندہ انسان اس قوت کو کسی منظم شکل میں استعمال کرنے والا موجود نہ ہو۔ اس لئے اس کی وجہ محض قوت نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کا ایمان ہے۔ جن کے ہاتھ میں قوت ہے۔ اس پر پھر سوال پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں قوت ہے۔ وہ خود سرمایہ دار ہیں۔ اور محض اپنے ذاتی انتفاع کے لئے چاہتے ہیں۔ کہ وہی نظام قائم رہے۔ جس سے ان کو ذاتی فائدہ حاصل ہو۔ چونکہ طاقت بھی انہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے سرمایہ دارانہ جمہوری نظام قائم ہے۔ لیکن یہ بھی اس لئے غلط ہے کہ دنیا کی آبادی کا چھ میں سے پانچ حصہ تمام کا تمام سرمایہ دار نہیں ہے۔ خواہ امریکہ اور برطانیہ میں کتنے بھی سرمایہ دار ہوں۔ پھر بھی اتنی عظیم الشان آبادی میں ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہی ہو سکتی ہے۔

عہد جدید کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ ایسی آبادی میں جس کی اکثریت اپنا نفع و نقصان سمجھتی ہو۔ اکثریت کے خلاف مرضی کوئی حکومتی نظام زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے خواہ ہم طاقت کے عذر کے لئے کتنی بھی گنجائش تسلیم کر لیں ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ خود سرمایہ دارانہ نظام میں بھی کچھ ایسے عوامل ہیں۔ جو اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے قابل قبول ہیں۔ اور کثیر آبادی محض حکومتی طاقت سے ہی اس نظام سے لپٹی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ ان عوامل کی نفع رساں قوت بھی اس نظام کی استواری کا سبب ہے۔ مثلاً ان عوامل میں سے ایک زبردست چیز مذہب ہے۔ دوسری چیز "اپنے پن" کا احساس ہے۔ یعنی یہ احساس کہ فلاں چیز میری ملکیت ہے۔ میں اسے جس طرح چاہوں استعمال کر سکتا ہوں۔ میرا خاندان، میرا مکان، میری موٹر۔ اپنی ملکیتی مکان میں رہنے اور کرائے کے مکان میں رہنے میں نفسیاتی فرق ہے یا نہیں؟ میں جس مکان میں رہتا ہوں۔ اگر یہ میری ملکیت ہو۔ تو جو طمانیت ایسی صورت میں ہو گی۔ وہ اس صورت میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ مکان سرکاری ہو۔ کیونکہ اول صورت میں مجھے اختیار ہے۔ کہ جس طرح چاہوں اسکو استعمال کروں۔ جو چاہوں اس میں تبدیلیاں کروں لیکن دوسری صورت میں مجھے ایسا کوئی اختیار نہیں رہتا جو ان قواعد کے مطابق ہی استعمال کرنا ہو گا۔ جو حکومت نے بنائے ہیں۔ پھر حکومت جب چاہے وہاں سے مجھے نکال سکتی ہے۔ یہ خطرہ ہر وقت لگا رہے گا ایسی صورت میں اطمینان قلب کہاں نصیب ہو سکتا ہے؟

الغرض ایسی ہزاروں چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ایک سرمایہ دارانہ جمہوری ملک کی کثیر آبادی اپنے نظام کو کمیونزم پر ترجیح دیتی ہے۔ یہ فطری چیزیں ہیں۔ اور دنیا کی کوئی قوت ان کو مٹا نہیں سکتی۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ خود روس کو ان فطری عوامل کی وجہ سے اپنے نظام میں تبدیلیاں کرنا پڑی ہیں۔ مذہب کے متعلق جو شروع میں اس کا سخت رویہ تھا۔ اب کسی قدر ڈھیلا ہو گیا ہے۔

اگر ہم یہ فرض کر لیں۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کہ روس اپنے ملک میں کمیونزم کا پورا پروگرام قائم کرنے میں کامیاب ہے۔ پھر بھی ان فطری باتوں کے لحاظ سے جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ یہ نظام بھی محض فوجی طاقت کے بل پر ہی قائم ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو اس نظام کی بھی اسی طرح دھجیاں اڑ جائیں گی۔ جس طرح انقلاب فرانس میں فیوڈل نظام کی اڑ گئی تھیں فرض کیجئے کہ روس میں روٹی کا سوال بالکل حل ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ سوال حل ہو گیا ہے۔ اور اسی سوال کے حل ہونے کے ساتھ انسان کی منتہائے زندگی کے مقتضیات متسلی ہو جاتے ہیں۔ تو پھر آمریت کیوں قائم ہے؟ فوجی طاقت کیوں ضروری ہے؟ کیا روس صرف امریکہ سے لڑنے کے لئے فوج اور پولیس تیار کرتا ہے؟ جب روٹی کا سوال حل ہو گیا ہے۔ اور روٹی کے سوال کے حل ہونے کے ساتھ زندگی کے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ تو ملک میں انتظام رکھنے کے لئے مادی قوت کی ضرورت کیا ہے؟ روس اگر ایسی قوت کی ضرورت سمجھتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ روٹی کے سوال کے حل ہونے کے ساتھ حیات انسانی کے تمام عقدے حل نہیں ہو جاتے۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ہم اس نظام کو کامیاب نہیں کہہ سکتے

اول تو ہم یہ مانتے ہی نہیں کہ روس نے روس میں روٹی کا سوال ہی پوری طرح حل کر دیا ہے۔ لیکن بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ تو کیا زندگی کے تمام مسائل اس سوال کے حل ہو جانے سے حل ہو گئے ہیں؟ اگر روسی سوسائٹی کے سر سے فوجی دھمکی کی تلوار ہٹالی جائے۔ تو کیا اس لئے کہ وہاں روٹی کا سوال حل ہو چکا ہے۔ وہ نظام جس نے یہ سوال حل کیا ہے خود بخود ایک لمحہ کے لئے بھی چل سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر سرمایہ داری نظام اور اشتراکی نظام میں بلحاظ کامیابی کیا فرق ہے؟ دونوں ہی طاقت کے سہارے قائم ہیں۔ اس لئے صرف سرمایہ داری کے نظام کو طاقت کے بل کھڑے رہنے کا طعنہ دینا ناواجب ہو گا۔

شائد اب قابل غور سوال وہ پیدا ہو گا۔ جس کو مقالہ نگار صاحب نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے (کمیونسٹوں نے) ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے۔ جو اپنے ہم عصر نظامات سے ارفع اور اعلےٰ ہے۔ اور دنیا افتاں و خیزاں اس کی طرف آ رہی ہے۔

ہم اوپر عرض کر چکے ہیں کہ چونکہ محض روٹی کا سوال حل ہو جانے سے تمام زندگی کا سوال حل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہم یہ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ یہ نظام اپنے ہم عصر نظامات سے اعلےٰ اور ارفع ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اشتراکی نظام سے جو صرف روٹی کا سوال ہی کامل طور پر حل کرتا ہے ساری زندگی کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے۔ تو سرمایہ داری جمہوری نظام اعلےٰ اور ارفع ہے۔ کیونکہ اس نظام میں گو زندگی کا ایک پہلو بھی پوری طرح حل نہیں ہوتا۔ لیکن زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسان کچھ نہ کچھ ترقی کی راہیں کھلی پاتا ہے۔ سرمایہ داری نظام میں خواہ کتنی ہی نقائص ہوں اس میں یہ ممکن ہے کہ ایک انسان بلا روک ٹوک اپنے انفرادی مزاج اور مذاق کے مطابق اپنی زندگی کو نشو و نما دے سکتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اشتراکی نظام پر سرمایہ داری نظام کو من حیث الکل ترجیح دے رہے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ سرمایہ داری جمہوری نظام ایک مثالی نظام ہے۔ نہیں وہ مثالی نظام سے بہت پست ہے لیکن اس وجہ سے کہ اشتراکی نظام زندگی کا صرف ایک مسئلہ یعنی روٹی کا مسئلہ ہی حل کرتا ہے۔ خواہ کامل طور پر ہی مان لیا جائے۔ لیکن یہ پھر بھی اس نظام سے گھٹیا ہے۔ جس میں خواہ اس لحاظ سے عظیم نقائص موجود ہوں لیکن اس میں زندگی کے ہر پہلو کو نشو و نما دینے کے امکانات موجود ہوں

رہا یہ سوال کہ اگر کمیونزم ہم عصر نظاموں سے اعلےٰ وارفع نہیں ہے تو پھر دنیا افتاں و خیزاں اس کی طرف کیوں آ رہی ہے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ میں روٹی کے سوال پر بے چینی اور اضطراب مسلط ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ بے چینی اور اضطراب روس کے پروپیگنڈا کی وجہ سے بھی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا کا یہ حصہ کمیونزم کو فی الواقعہ ہم عصر نظاموں سے ارفع و اعلےٰ سمجھ کر ایسا کر رہا ہے۔ بلکہ اس کی دیگر کئی وجوہ ہیں جن کو در اصل کمیونزم کے نظام کے ارفع اور اعلےٰ ہونے سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کی بنیادی وجہ تو سرمایہ داری جمہوری نظام کے وہ نقائص ہیں جو روٹی کے سوال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ غریب اکثریت کی بھوک اور دولتمند اقلیت کی عیاشی۔ کمیونزم کا چونکہ پروپیگنڈا یہ ہے کہ دولت مساوی تقسیم ہونی چاہیئے۔ بھوکی اکثریت بغیر سوچے سمجھے کہ کمیونزم ہے کیا اپنی بھوک اور دولتمندوں کی مبلے دلانہ عیاشی سے نفرت کے جذبے سے مدہوش ہو جاتی ہے۔ اور ان اضطراری حرکات کی مرتکب ہوتی ہے۔ جو جذبات کی شدت کا لازمی نتیجہ ہیں۔ یہ ایک جھکڑ، ایک آندھی، ایک طوفان، ایک سیلاب ضرور ہے۔ جو زندگی کا لازمہ تو ہیں اور نفع بخش بھی ہیں مگر زندگی کی معمولی حالت نہیں۔ اس لئے ہمارا دعوٰے یہ ہے۔ کہ محض اس لئے کہ روسی اقتصادی نظام نے روٹی کا سوال حل کر لیا ہے (فرضاً) اور دنیا افتاں و خیزاں اس کی طرف آ رہی ہے (فرضاً) اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ ہم عصر نظامات سے اعلےٰ وارفع ہے۔ اور کہ وہ کامیاب ہے کیونکہ کوئی اقتصادی نظام اس وقت تک حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک وہ نظام انسان کی پوری زندگی کے ساتھ ایسی نسبتی وابستگی نہ رکھے جس سے اسے من حیث الکل ارتقائے صحیح کے مواقع میسر ہوں۔ ایک مثالی اقتصادی نظام وہی سمجھا جائے گا۔ جو شعبہ ہائے حیات کے باقی تمام پہلوؤں کے ارتقا کو مسدود نہ کرے بلکہ ان کا ممد و معاون ہو۔ اور ایسا نظام صرف وہی ہو سکتا ہے جو صانع حیات نے وضع کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ کی مخالف کرنیوالی اقوام

(۱)

(از شیخ محمد بشیر صاحب آزاد۔ انبالوی۔ مرید کے ضلع شیخوپورہ)

پاکستان کے قیام کے بعد جہاں دیگر اسلامی مسائل کے متعلق اخبارات میں تعمیری اور اصلاحی مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ وہاں اسلام کے ایک نہایت اہم اور ضروری حکم "پردہ" کے متعلق بھی موافقت و مخالفت میں اکثر مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ چونکہ اکثر مضمون نگار حضرات اسلامی پردہ کے متعلق عمیق نگاہ سے غور نہیں فرماتے۔ اور نہ ہی قرآن کریم کے اندر اللہ تعالےٰ کے حکم کو بغور ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اس لئے وہ اسلامی پردہ کے صریحًا خلاف لکھتے ہیں۔ دوسرے ان پر مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید بھی چونکہ سوار ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اسی رو میں بہ کر غلط مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار احسان کے قرآن کریم نمبر میں اسلامی پردہ کے متعلق ایک مضمون چھپا۔ چونکہ اس میں کہیں کہیں آیات مقدسہ کے ٹکڑے بھی درج تھے۔ اس لئے شاید ناواقف حضرات نے مضمون کا غلط اثر لیا ہو۔ دو حضرات نے بعدہٗ قرآن کریم کے صحیح مفہوم کو پیش کرکے مضمون نگار مذکور کے غلط اثر کو زائل کر دیا ہے۔ جزاک اللہ۔

آج کی صحبت میں راقم یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے اسلامی پردہ کی مخالفت کرنے والی اقوام اور "تحریک آزادی نسواں" اور "پردہ ترک کردو" کے حامی بھی اس تحریک سے نالاں ہیں۔ اور ان اقوام نے بے پردگی کس قدر نقصان عظیم اٹھایا ہے۔

اسلام نے عورتوں کے لئے اپنی زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کا غیر محرموں کے سامنے مظاہرہ قطعًا ناجائز قرار دیا ہے۔ سورہ نور میں اس کے متعلق مفصل حکم موجود ہے۔ آخر میں یہاں تک حکم دیا گیا ہے۔ کہ عورتوں نے زیور پہن رکھے ہوں۔ ان کی جھنکار تک غیر مردوں کے کانوں تک نہ پہنچے۔ "اللہ! اللہ!! کہاں ہیں وہ حضرات جو اسلامی پردہ کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ کہ غیر مردوں تک تمہاری یا تمہارے زیورات کی آواز تک نہ پہنچے۔ اور کہاں خود کو عریاں کرکے غیر مردوں کے سامنے مظاہرہ! پردہ عورتوں کے لئے نہایت مفید و اعلیٰ درجہ کا ایک احسن طریقہ ہے جس سے وہ اپنی عصمت و عفت و پاکبازی کی حفاظت کر سکتی ہے۔

لیکن [illegible] اسلام کے اس ضروری اور نہایت [illegible] قانون و حکم کے خلاف دیگر [illegible] ہندو خصوصًا آئے دن اسلامی [illegible] تے تھے۔ اور مخالفت میں اندھا دھند [illegible] بیان کرتے نہیں تھکتے تھے۔ ایک وجہ تو [illegible] تھی۔ کہ اکثریت ہندوؤں کی یورپین ممالک کی دنیاوی ترقیات کو آزادیٔ نسواں کا ذریعہ سمجھتی تھی۔ لہٰذا ۱۹۲۸ء میں ہندوؤں نے اخبارات و رسائل میں اپنی مستورات کو یورپین ممالک کی طرح دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کی۔ اور انہیں منظر عام میں پبلک کے سامنے پیش کر دیا۔

پیشتر اس کے کہ میں ہندوؤں کی اس اندھا دھند تقلید یورپ کا عبرتناک مرقع پیش کروں۔ میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یورپ کے اکثر اخبارات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو عورتیں بہت حسین تھیں۔ وہ اکثر حالت میں جان سے ماری گئیں۔ یا ان کی زندگی عریانی کے سبب ہمیشہ پرخطر اور بدمزگی میں گذری۔ اور ان کی تمام عمر مقدمہ بازی یا طلاق بازی میں صرف ہوئی۔ یورپین عورت امور خانہ داری میں بالکل دلچسپی نہیں رکھتی۔ اور نہ ہی تربیت اولاد کی ذمہ واری کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ وہ چند گھنٹے نوکری کرتی ہے۔ اور باقی وقت کھیل کود یا دل لگی میں صرف کرتی ہے۔ الغرض وہ عیش و عشرت میں مگن رہتی ہے اس طرح اس نے اپنا اصل کام چھوڑ کر ملک اور قوم کو کتنا نقصان پہنچایا۔ یہ ایک دردناک حقیقت ہے۔ جو میں آگے چل کر بتاؤں گا۔ ہر شخص جو عقل و فہم رکھتا ہے۔ بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ وہ عورتیں جن کے سپرد خدا نے ملک اور قوم کی باگ ڈور کی ہوئی تھی۔ جس کے سپرد اپنی قوم کی تربیت اور ناموری ہو۔ الغرض وہ عورتیں کہ جن کے ساتھ نسل انسانی کا تمام دار و مدار ہو۔ وہ اگر اپنے حقیقی فرض کو محسوس نہ کریں۔ اور عیش و عشرت میں غرق ہو کر اپنی تمام اہم ذمہ واریوں سے آنکھیں بند کر لیں۔ تو اس ملک اور قوم کا کیا حال ہوگا۔ اس کے متعلق انگلستان کے نامور ادیب مسٹر جارج برنارڈ شاہ لکھتے ہیں۔ "There is no women hood in the west" یعنی "مغرب میں نسوانیت کا نام و نشان نہیں"۔

امریکہ کے جرنلسٹ نے اخبار میں لکھا۔ "عورتوں نے نوجوں کی کمان کی ہے۔ حکومتوں کی باگ ڈور سنبھالی ہے۔ اصلاحات رائج کی ہیں۔ نیز آرٹ کو ترقی دی ہے۔ مگر وہ ان کاموں کے لئے نہیں تھی۔ عورت نے یہ کام اس وقت کئے جب مرد غافل تھے۔ ورنہ عورت ان کاموں کے لئے پیدا نہیں ہوئی۔ خدا نے اسے گھر کے کام کاج کے لئے پیدا کیا ہے۔ گھر عورتوں سے ہی چلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے وہ مسرت کی جگہ ہیں۔ عورتوں کی گھر کی طرف سے بڑھتی ہوئی لاپرواہی سے امریکہ اور تمام یورپ کے مرد سخت نالاں ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ وہ اپنے واویلا میں بہت حد تک حق بجانب ہیں۔ واقعی اگر عورتوں نے اپنی حالت کو نہ بدلا اور اپنے اصل کا[illegible] طرف توجہ نہ دی۔ تو یورپ اور امریکہ کے گھروں میں کوئی مسرت نہ رہے گی۔ یورپ کے گھروں کی حالت کو دیکھ کر میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اٹلی کے مسولینی اور جرمنی کے ہٹلر نے عورتوں کو گھروں میں واپس بھیجنے کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ وہ قابلِ تحسین ہے۔ خدا نے عورتوں کو گھروں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور انہیں گھروں میں ہی رہنا چاہیئے"۔

واضح ہو۔ کہ ہٹلر اور مسولینی نے اپنے ممالک میں حکم دیدیا تھا کہ حتی الوسع عورتیں گھر کا کام کریں۔ دفتروں اور کارخانوں میں جانے کی بجائے بچوں کی نگہداشت کریں۔ اور اولاد کی اعلیٰ طریقہ سے تربیت کریں۔ اور خاوند کو خانگی پریشانیوں اور الجھنوں سے آزاد کرکے اس قابل بنا دے۔ کہ وہ ملک اور قوم کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر سکے۔ اور بطور تحریص یہ بھی اعلان کر دیا۔ کہ ایسے شادی شدہ جوڑے کے اخراجات گورنمنٹ خود ادا کریگی۔ جو یہ اقرار کرے۔ کہ شادی کے بعد میں گھر سے باہر کوئی ملازمت نہیں کرونگی۔

یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا۔ کہ یورپ کی عریانی اور فیشن پرستی نے نہ صرف متعدد قسم کے جرائم کو ہی پیدا کیا۔ بلکہ ملک اور قوم کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ ان کی بنیادیں عورتوں کی اس عریانی اور طرزِ عمل سے بجائے مضبوط ہونے کے کھوکھلی ہو رہی ہیں۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ وہ اخلاق و تہذیب اور تمدن سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔ عورتیں ہی نہیں بلکہ مرد بھی اس بد اثر سے محفوظ نہیں رہے۔ وہاں پاکباز اور باعصمت مرد یا عورت کی بابت ایک امر موہوم ہے۔ یورپ میں یہ حالت ہے۔ کہ اگر بیوی کے بازو غیر مرد کے گلے کا ہار ہیں۔ تو خاوند صاحب بھی کسی غیر عورت کے اسیر ہو چکے ہیں۔

الغرض جن ملکوں اور قوموں نے اسلام کے ایک نہایت اہم حکم پردہ کو خیرباد کہہ کر عریانی کو اختیار کیا۔ وہ نہ صرف اخلاقی طور پر بلکہ تہذیب و تمدن سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور گوناگوں مشکلات و مصائب کا شکار ہو گئے۔

برِ عظیم ہند میں ہندو قوم نہ صرف تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں سے کئی گنا زائد ہے۔ بلکہ تعلیم اور تجارت میں بھی ترقی یافتہ ہے۔ ایک طرف تو اس قوم نے نہایت تحقیر آمیز طریقہ سے اسلامی پردہ کی مخالفت شروع کر دی۔ دوسری طرف اس قوم نے یورپین ممالک کی "ترقی" کو عورتوں کی بے پردگی اور عام میل جول پر محمول کیا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ یورپین ممالک جو صنعت و حرفت اور مال و دولت میں دیگر ممالک سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو اس کا سبب عورتوں کی آزادی ہے۔ اور شاید اس عریانی اور بے پردگی کے سبب ان ممالک کی آزادی اور برتری قائم ہے۔ لہٰذا ہندوؤں نے عورتوں کو گھروں سے باہر نکلنے اور عریاں ہونے کی عام اجازت دے دی۔ کہ جہاں تمہاری مرضی ہو جاؤ۔ آؤ۔ کوئی اعتراض نہیں۔ ہندوؤں میں پردہ کا رواج تو واقعی نہیں تھا۔ تاہم ایسی حالت نہ تھی۔ کہ زرق برق لباس میں ملبوس ہر قسم کے فیشن سے مزین ہو کر ادھر ادھر عام گذرگاہوں میں آنا جانا ہو۔ ہندو عورت اس قدر بے باک عریانی پسند اور فیشن پرست نہ تھی۔ لیکن ہندو قوم نے خود تحریر و تقریر سے اپنی عورتوں کو عام بے پردگی کی دعوت دی۔

چونکہ عورت کے اندر خوبصورت بننے کی خواہش طبعی ہے۔ اور اس سے اسے روکنا خلاف فطرت ہے۔ اور نہ ہی عورت کے اس فعل سے کوئی نقصان و خرابی پیدا ہوتی ہے۔ البتہ جو چیز عورت کے اخلاق اور تہذیب و تمدن کو نقصان پہنچانے والی ہے۔ وہ ہے خوبصورت بن کر منظر عام پر آنا۔ یا دیگر الفاظ میں یہ کہہ لیں۔ کہ فیشن کے رنگ میں رنگین ہو کر عریانی کو اختیار کرنا۔ اس طرح عورت کے اندر طبعی طور پر یہ مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہمعصر سے ہر لحاظ سے اپنے آپ کو برتر ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پس یہی وجہ تھی۔ کہ جب ہندو قوم نے اپنی عورتوں کو پردہ سے آزاد کرکے ہر جگہ آنے جانے کی بلا روک ٹوک اجازت دے دی۔ تو پھر ہندو عورتوں نے اپنے آپ کو عریانی اور فیشن پرستی میں ایک دوسری سے بڑھنے کے لئے مالدار مہاجنوں کی تجوریوں کے منہ کھلوائے۔ الغرض ایک وقت وہ بھی آیا۔ کہ ہندوؤں نے اپنی خواہش کے مطابق اپنی عورتوں کو یورپ کے رنگ میں رنگین پایا۔ (باقی)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

چونکہ شریف احمد صاحب گجراتی واقف زندگی ابن ماسٹر محمد الدین صاحب لائبریرین تعلیم الاسلام کالج لاہور بغیر اجازت متعلقہ دفتر والٹن سکول لاہور میں سٹیشن ماسٹری کی ٹریننگ کے لئے داخل ہو گئے تھے۔ ان کے اس فعل پر حضور نے انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وقار عمل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔"

(۱) اس لئے تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو روزانہ آدھ گھنٹہ اکٹھے ہو کر عمل اجتماعی (ہاتھ کا کام) کرنا چاہیئے۔ جہاں ایک مقام پر سب خدام کا ہر روز جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ وہاں اپنے اپنے حلقوں میں جمع ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ (۲) ہاتھ سے کام سے مراد بالعموم مسجدوں سڑکوں، راستوں، مکانوں اور نالیوں وغیرہ کی صفائی، مرمت اور [illegible] رفاہ عام کے کام ہیں جو پبلک سے تعلق [illegible] (۳) کام کرنے سے قبل کام کی سکیم اور پروگرام مرتب کرنا ضروری ہے [illegible] ہو سکے تھوڑے سے وقت میں [illegible] (۴) تمام اراکین [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

گذشتہ شائع شدہ فہرست کے بعد جن بہنوں اور بھائیوں نے امداد درویشان کی غرض سے رقوم ادا کی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ اور جس طرح انہوں نے اپنے بھائیوں کی امداد کی ہے اللہ تعالےٰ ان کی تکلیفوں و حاجتوں میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(۱) لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچے بذریعہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد شریف صاحب ۔۔۔ ۵۷-۰-۰
(۲) جماعت احمدیہ علی پور ملتان بذریعہ مولوی نور محمد صاحب امیر (یہ جماعت پہلے بھی معقول رقم دے چکی ہے) ۔۔۔ ۱۰۰-۰-۰
(۳) اہلیہ صاحبہ عبد السمیع صاحب کپورتھلوی محلہ رام پورہ پشاور ۔۔۔ ۲-۰-۰
(۴) چوہدری عزیز احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ (انہوں نے دس روپے حضرت صاحب کے صدقہ کے طور پر بھی بھجوائے ہیں) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۵) جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ بذریعہ پیر محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال ۔۔۔ ۱۳-۰-۰
(۶) لجنہ اماء اللہ لائل پور بذریعہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی ۔۔۔ ۳۶-۴-۰
(۷) بیگم صاحبہ کیپٹن ایچ۔اے کلیم بہلولپور۔ ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۸) ممتاز علی صاحب دیپال پور ضلع منٹگمری ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۹) ڈاکٹر خیر الدین صاحب ڈیٹرنری اسسٹنٹ خانقاہ ڈوگراں ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۱۰) غلام قادر صاحب مشرق سکندر آباد دکن ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۱۱) سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ شیخ مشرق صاحب مذکور ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۱۲) نذیر احمد صاحب پسر مشرق صاحب مذکور ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۱۳) عظیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب مذکور ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۱۴) علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام حسین کرم علی صاحب سکندر آباد دکن ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۱۵) خان بہادر محمد دلاور خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر حال کوہری ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۱۶) آغا عبد الرحیم صاحب آف قادیان حال ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۱۷) فاضل شاہ صاحب حال سیالکوٹ ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۱۸) مرزا مظفر احمد صاحب ڈی۔سی۔ میانوالی۔ (ان کی طرف سے چیک کی وصولی کا پہلے اعلان ہو چکا ہے اب یہ چیک کیش ہو کر آیا ہے۔) ۔۔۔ ۵۰-۰-۰
(۱۹) حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میجر ایم۔ رئیس احمد صاحب لاہور چھاؤنی (چیک اب کیش ہو کر آیا ہے) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۲۰) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کوئٹہ معہ اہلیہ و دختران (چیک اب کیش ہو کر آیا ہے) ۔۔۔ ۴۰-۰-۰
(۲۱) شیخ منور حسین صاحب وکیل منڈی بہاء الدین از طرف متفرق احباب ۔۔۔ ۱۵-۵-۰
(۲۲) مولوی عبد الکریم صاحب نواں محلہ جہلم معرفت مبارک احمد صاحب ایم۔ایس۔سی (ابھی تک تفصیل نہیں پہنچی) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۲۳) میاں دوست محمد صاحب حجانہ ڈیرہ غازیخاں۔ ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۲۴) چوہدری نذیر احمد صاحب طالب پوری حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۰۰-۰-۰
(۲۵) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب آف قادیان حال کراچی ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۲۶) ایم محمد دین صاحب خادم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کبیروالا ضلع ملتان (تفصیل ابھی تک نہیں پہنچی) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۲۷) نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن (نواب صاحب نے لکھا ہے کہ کچھ رقم براہ راست بھی قادیان بھجوا چکے ہیں) ۔۔۔ ۵۰-۰-۰
(۲۸) مولوی عبد الرحیم صاحب بی۔اے سکنہ انبالہ حال چک ۲۹۵ گ۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۹) سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کراچی (اب کیش ہو کر آیا ہے) ۔۔۔ ۱۰۰-۰-۰
(۳۰) ایک صاحب معرفت عبد الحی صاحب بٹ سیالکوٹ ۔۔۔ ۳۱۳-۰-۰

میزان رقوم امداد درویشان ۔۔۔ ۱۰۹۱-۴-۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل بہنوں اور بھائیوں نے بعض رقوم فدیہ اور افطاری وغیرہ کے طور پر بھی ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ آمین

(۱) اہلیہ صاحبہ ممتاز علی صاحب دیپال پور ضلع منٹگمری بطور فدیہ ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۲) نذر حسین صاحب تھانیدار دیپال پور ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۳) راجہ محمد افضل صاحب کرد وال ضلع جہلم بطور فطرانہ (قادیان بھجوانے کے لئے) ۔۔۔ ۳-۰-۰
(۴) مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور بطور صدقہ (قادیان بھجوانے کیلئے) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۵) منشی محمد مستقیم صاحب سیکرٹری مال علی پور بطور صدقہ (قادیان بھجوانے کیلئے) ۔۔۔ ۵-۰-۰
(۶) طاہرہ بیگم صاحبہ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر جو دھامل بلڈنگ لاہور بطور صدقہ (قادیان بھجوانے کیلئے) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰

میزان رقوم فدیہ وغیرہ ۔۔۔ ۶۳-۰-۰

ابھی مزید رقوم آ رہی ہیں اور بعض رقوم کے چیک آ چکے ہیں مگر ابھی تک کیش نہیں ہوئے ان کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۔ ۱۰ / ۸ / ۴۹

شکریۂ احباب!

(از مکرم مولوی غلام رسول صاحب واقف زندگی مقیم لنڈن)

خداتعالیٰ کی قدرتوں اور فضلوں کا کس طرح احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی طاقتیں اور حکمتیں لامحدود اور لامتناہی ہیں۔ جب اس کا کوئی بندہ اپنے گناہوں، کوتاہیوں اور لاعلمیوں کی بناء پر کوئی مصیبت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تو اس وقت وہ پاک چشمۂ فیوض اپنے نالائق غلام کو ان مشکلات کے بھنور سے نجات دینے اور اپنی رحمت نازل فرمانے کے لئے مختلف ذرائع پیدا فرما دیتا ہے۔ اکثر اپنے مقربوں کے دلوں میں صاحب مصائب کے لئے ہمدردی پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی دعائیں پایۂ قبولیت تک پہنچتے ہوئے اس بشر کی مصائب سے رہائی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے بندے اور اس کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں کے اضطراب اور بے بسی پر اللہ تعالےٰ نظر کرم فرماتے ہوئے تاریک اور گھبرا دینے والے حالات کو امید و رجاء کی روشنی میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ اور کبھی کبھی ایسے شخص کے اپنے گناہ اور کمزوریاں ہی اس کی شافع ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے معاملات کرنے میں ذرائع اور واسطے استعمال فرماتا ہے جیسا کہ اس کی سنت ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اور مصلح موعود اطال اللہ بقاہ کی بابرکت دعاؤں سے ایسے ذرائع اور اسباب پیدا فرمائے کہ خاکسار قریباً دو ماہ کی خطرناک بیماری کے بعد صحت یاب ہوا۔ الحمد للہ!

اس عرصۂ ذلالت میں تمام سلسلہ کے افراد کی دلالت کی دعائیں یاد دلی کرتے ہوئے بیماری سے بندہ کی مخلصی کا ذریعہ بنیں۔ جس پر خاکسار تمام احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔

اس عرصہ کے دوران میں یہاں واقفین بھائیوں اور بعض بزرگوں یعنی مکرمی چوہدری عبد اللہ خانصاحب۔ مکرمی انور احمد صاحب کاہلوں اور مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے خاکسار کے پاس ہسپتال میں جانے کی تکلیف فرماتے ہوئے کمال ہمدردی اور ایثار کا اظہار فرمایا۔ خصوصاً مکرمی چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن اور آپ کی بیگم صاحبہ کا خاکسار بہت ممنون ہے۔ جنہوں نے ہر آسانی بہم پہنچانے میں ہر ممکن کوشش فرمائی۔ چنانچہ خاکسار کے بیمار ہونے کے بعد امام صاحب اپنے مکان میں کھانا تیار کروا کر روزانہ صبح و شام خود لانے کی تکلیف گوارا فرماتے رہے اور پھر ہسپتال میں بھی خاکسار کا ہر ممکن خیال رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوران بیماری میں یہاں مختلف احباب نے اپنے مختلف پاکیزہ جذبات اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جن کا خاکسار از حد شکر گذار ہے۔ خصوصاً ایک ایسی پاک ہستی اور آئینہ اللہ کا یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا۔ جنہوں نے میرے جیسے نالائق اور ناچیز کو شرف ملاقات بخشنے کے لئے ہسپتال میں تکلیف گوارا فرماتے ہوئے ہر کس و ناکس کے لئے اخلاق فاضلہ کا اسوہ حسنہ قائم فرمایا۔

یہی وہ پاکیزہ اوصاف حمیدہ ہیں جو دنیاوی کدورت اور تاریکی سے مبرا ہیں۔ یہی وہ اعلےٰ و برتر اخلاق فاضلہ ہیں جن کی غلامی کے حلقہ میں آنے کے لئے روحیں تڑپتی اور بے تاب رہتی ہیں۔ اور یہی وہ شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں (یعنی لوگوں کے دلوں میں) اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ (باقی صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی دوسری سالگرہ

پاکستان میں شہری پرواز

پاکستان کے دو حصوں کے جغرافیائی وقوع کا تقاضہ ہے کہ شہری پرواز کو نہایت وسیع پیمانوں پر ترقی دی جائے۔ اسی خیال کے ماتحت گزشتہ سال اس امر کے ابتدائی اقدامات کئے گئے تھے کہ فنی اور غیر فنی دونوں میدانوں میں شہری پرواز کی سرگرمیوں کو وسعت دی جائے۔

ہوابازی کے کلب

پاکستان میں ہوابازی کے تین کلب ہیں جنہیں سرکاری امداد ملتی ہے۔ ایک کراچی، ایک لاہور اور ایک ڈھاکہ میں ہے۔ ڈھاکہ کا کلب حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ جملہ کلب ممبروں کو ہوابازی کی ابتدائی تعلیم دیتے ہیں۔

۲۰ سے ۲۵ گھنٹے پرواز کرنے کے بعد "اے" سرٹیفکٹ دیئے جاتے ہیں۔ بعد میں "بی" لائسنس حاصل کرنے کے لئے ان ممبروں کو اعلےٰ نصاب کا امتحان دینا ہوتا ہے اور اس کا لائسنس حاصل کرنے کے بعد انہیں تجارتی ہوابازی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

سال ۱۹۴۹-۵۰ء کے دوران میں حکومت پاکستان نے ہوابازی کے جملہ کلبوں کو مالی امداد دینے کے لئے حسب ذیل طریقے منظور کئے ہیں:-

(۱) ۰۰۰ر۴۰ روپیہ سالانہ کا یکمشت عطیہ مزید برآں ۱۰۰۰ گھنٹوں سے زیادہ ہر گھنٹہ کی پرواز کے لئے ایک مقررہ رقم ہر سال دی جائے گی۔

(۲) حکومت ۲۸ برس سے زیادہ عمر کے ممبروں کی ہوابازی کی بابت یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے کوئی ادائیگی نہیں کرے گی۔ اوروں کے لئے ہر پرواز کے گھنٹہ کی لاگت یعنی ۳۵ روپیہ میں سے ۲۰ روپیہ حکومت دے گی۔

(۳) ماسنے "اے" لائسنسوں کے اجراء کے بونس کی رقم ۲۵۰ روپیہ سے بڑھا کر ۳۰۰ روپیہ فی لائسنس کر دی گئی ہے

(۴) ۳۰۰ر۷۱ روپیہ کی رقم اس لئے منظور کی گئی ہے کہ زمین پر کاموں کے متعلق مضامین کی تعلیم کے لئے اوزار خریدے جائیں۔

کراچی اور لاہور کے کلبوں کے درمیان حسب ذیل ہوائی جہاز استعمال ہو رہے ہیں:-
۲ فاکس ماتھ۔ ۴ آسٹر اور دو ٹائیگر ماتھ۔

۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء تک دونوں کلبوں نے ۴۱ پائلٹوں کو تربیت دی۔ ڈھاکہ کے ہوابازی کلب نے اگرچہ ابھی تک کام شروع نہیں کیا ہے

لیکن اس کو چار مارک فائو آسٹر اور ایک فاکس ماتھ بطور قرض دیئے گئے ہیں۔ راولپنڈی میں بھی ہوابازی کا ایک کلب قائم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

قومی ہوائی کمپنیاں

قومی ہوائی کمپنیوں نے حکومت کے مشورہ سے یہ اسکیم مرتب کی ہے کہ وہ اس طیارچی کو اپنے یہاں بطور کیڈٹ پائلٹ کے ملازم رکھ لیں گے۔ جس نے ہوابازی کے کلب میں سو گھنٹے کی تنہا پرواز کا تجربہ اور "بی" لائسنس حاصل کر لیا ہو۔ اس کیڈٹ کو جغرافیائی نیز زمین پر کاموں کے دیگر مضامین میں اعلیٰ تربیت دی جائے گی اور اسے باقاعدہ سروسوں پر بطور زائد طیارچی کے بھیجا جائے گا۔ تاکہ اسے ہوابازی کا مناسب تجربہ اور دیگر لوازمات حاصل ہو جائیں جو "بی" لائسنس حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ قوم کی فضائی کمپنیاں اس طرح دوہری خدمت انجام دیتی ہیں۔ یعنی ایک تو قوم کے لئے تجارتی ہوابازی کے لئے طیارچی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں دوسرے ان طیارچیوں کو روزگار مہیا کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ حکومت کی اعانت اور قومی ہوائی کمپنیوں کی مدد سے اب پاکستان کا ایک شہری پہلے کی نسبت کہیں کم صرفہ پر تجارتی طیارچی کا لائسنس حاصل کر سکتا ہے

ہوابازی کی درسگاہ کی کمی پورا کرنے کیلئے حکومت نے طے کیا کہ؟

ہوابازی کی اعلےٰ تعلیم

چار پاکستانی استادوں کو تربیت حاصل کرنے کے لئے ہمبل ایئر سروسز ٹریننگ لمیٹڈ ساؤتھمپٹن بھیجا جائے۔ اور اسی ادارہ میں ۶ طیارچیوں کو "بی" لائسنس کے انگلستانی نصاب میں تربیت حاصل کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ان طیارچیوں کے لئے ان امیدواروں میں سے انتخاب کیا جائے گا جنہیں سو (۱۰۰) یا اس سے زیادہ گھنٹوں کی تنہا پرواز کا تجربہ ہوگا

فضائی معاہدے

گزشتہ سال پاکستان نے دوسرے ملکوں سے نئے معاہدے کئے اور بین الاقوامی اداروں میں شامل ہو کر ان کے جلسوں میں شرکت بھی کی۔

پاکستان اور لنکا کے درمیان جو فضائی معاہدہ ہوا اس پر یکم مارچ ۱۹۴۹ء کو دستخط ہوئے اور ۳۰ جون ۱۹۴۹ء کو اس معاہدہ پر دستخط ہوئے جو پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان ہوا۔ مصر، ترکی ناروے، عراق، شام، حبش برما اور زیکوسلواکیہ سے دو طرفہ معاہدوں پر مذاکرات ہونے کے بعد جلد از جلد ان کی تکمیل کی جائے گی۔ فی الحال حسب ذیل ۷ ملکوں کے پاکستان سے مستقل اور دو طرفہ فضائی معاہدے ہیں:-

ریاستہائے متحدہ امریکہ، انشیبی ممالک، فرانس ہندوستان سویڈن اور لنکا

شہری پرواز کا بین الاقوامی ادارہ

شہری پرواز کے بین الاقوامی ادارہ کی جنوبی مشرقی ایشیا کی علاقہ وار ہوائی جہاز رانی کے پہلے جلسہ میں پاکستان کا ایک وفد شریک ہوا جلسہ نومبر اور دسمبر ۱۹۴۸ء میں بمقام نئی دہلی منعقد ہوا تھا۔ اور پاکستانی وفد کی قیادت ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر محمد اسمٰعیل نے کی تھی۔

شہری پرواز کے بین الاقوامی ادارہ کے شعبۂ مواصلات کا تیسرا اجلاس جنوری ۱۹۴۹ء میں مانٹریل میں ہوا اس میں بھی پاکستان کی جانب سے محکمہ مواصلات کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر ایم اے رفیع شریک ہوئے اور شہری پرواز کے اس ادارہ کی تیسری اسمبلی میں شریک ہونے کے لئے محکمہ مواصلات کے ڈائرکٹر مسٹر ڈی اکیو باگل کوٹ مانٹریل (کینیڈا) روانہ ہو گئے ہیں۔ انہیں دولت مشترکہ کی فضائی نقل وحمل کی کونسل کے جلسہ میں بھی شریک ہونے کا موقع ملے گا۔ شہری پرواز کے بین الاقوامی ادارہ کی قانونی کمیٹی کا چوتھا اجلاس بھی اسی سلسلہ میں بمقام مانٹریل منعقد ہوگا۔ اس کے ایجنڈے پر حسب ذیل مسائل ہیں۔

وارسا اور روما کے سمجھوتے، تلاشی کا قانونی پہلو اور بیمہ کی دوسری ضرورت کی تنسیخ۔

پاکستان ایوی ایشن لمیٹڈ

شاہی پاکستانی ہوائیہ اور ایئر لائنس کے انجنوں نیز ہوائی جہاز کے ڈھانچوں کی بڑے پیمانہ پر صفائی اور مرمت کرنے کی ابتدا ہو گئی ہے۔ اسی مقصد کے لئے ایک کمپنی "پاکستان ایوی ایشن لمیٹڈ" کے نام سے قائم کی گئی ہے۔ جس میں زیادہ حصے حکومت کے ہیں۔

ہوائی اڈے

پاکستان میں حسب ذیل مقامات پر ہوائی اڈے قائم ہیں:-

کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ چٹگاؤں ڈھاکہ۔ سلہٹ۔ حیدرآباد۔ جیکب آباد ملتان اور کوئٹہ۔ ان اڈوں کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

پاکستان ایئر لیمٹڈ کے پاس ۸ ہوائی جہاز ہیں۔ جن میں پانچ ڈگلس ڈی سی تھری دو ڈی سی فور، اسکائی ماسٹر اور ایک سی ۴۶ کرٹس کمانڈو شامل ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء تک کمپنی نے ہر ماہ ۳۴۷۵ پھیرے کئے اور کل ۱۲۱۴۹۰ میل کی مسافت طے کی

۱۹۴۸ء میں حج کے ایام میں پاک ایئر کے دو اسکائی ماسٹر حاجیوں اور ان کے سامان کو کراچی اور جدہ کے درمیان لاتے اور لے جاتے رہے دونوں سمتوں میں ۱۹۵ حاجیوں کو لایا اور لے جایا گیا۔ اور ایک ایک واپسی کے سفر پر ۶۰۰ روپیہ لیا گیا ۱۹۴۹ء میں حاجیوں اور ان کے سامان کو لانے اور لے جانے کے لئے مانگ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

بقیہ صفحہ (۵)

اور جو حین موقع محل اور وقت پر پھل دیتا ہے اور زمین سے غذا اور طاقت لینے کی بجائے زمین کو یعنی دل کو روحانی غذا اور زندگی بخشتا ہے اور خود اسکی پرورش اور آبپاشی آسمانی پانی پر منحصر ہوتی ہے۔ پس ہم اس شجرۂ طیبہ یعنی المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جتنی بھی دل و جان کیساتھ صحیح اور احسن طریق پر محبت کریں۔ اتنے ہی خدا تعالےٰ کے فضائل اور انعامات کو جذب کرینگے اور سراسر اپنا ہی ہمارا فائدہ اور نفع ہوگا۔

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صراط مستقیم پر چلاتے ہوئے المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اخلاص اور محبت کے رشتہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنیکی توفیق عطا فرماوے۔ آمین اللھم آمین

بالآخر خاکسار جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے لیل و نہار خاکسار کی صحت یابی کے دعائیں فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز دعا کے لئے عرض ہے کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کی روحانی و جسمانی کمزوریوں کو دور فرماتے ہوئے خدمت احمدیت کی توفیق اور مواقع مہیا فرماوے۔ آمین یا رب العلمین

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۱۶۸۱ میں غلام احمد ولد چوہدری نور الہٰی صاحب پنسال نویس محکمہ سیم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی پر گذارا ہے جو کہ مبلغ ۸۲/۸/۳ مع قحط الاؤنس ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری زندگی میں یا وفات کے بعد کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہو یا ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا

العبد:- غلام احمد ولد نور علی صاحب جٹ پنسال نویس محکمہ سیم گواہ شد:- چوہدری محمد شفیع ولد چوہدری محمد اسماعیل ساکن چندر کے منگولے حال حافظ آباد- گواہ شد:- سلطان احمد ولد نور علی برادر موصی سلطان موصی ۷۷۷۶ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

وصیت نمبر ۱۱۶۸۲ میں مسمات مقبولہ بیگم بیوہ نصیر الدین شیخ قریشی عمر تقریباً ۵۵ سال ساکن محلہ لودھی پور ڈاکخانہ و ضلع شاہجہان پور صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس کوئی زیور نہیں۔ اور نہ کوئی اور جائداد۔ مجھے اپنے حق مہر میں ایک باغ نمبری ۳۴۲ اپنے خاوند سے ملا ہے۔ جس کا رقبہ ذیل میں درج کیا ہے۔ اسکی قیمت اندازاً اب پانچ سو پچاس روپیہ -/۵۵۰ ہوتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں:- اس باغ میں چونکہ کاشت کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی پیداوار سے ہر سال ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

شمالی:- باغ مشترکہ نصیر الدین جنوبی:- کھیت شمس الدین غربی:- باغ شاہ برلن شاہ شرقی:- راستہ فندق باغ بدھن سنگھ رقبہ:- ایک ایکڑ ۱۶ ڈسمل

الامۃ نشان انگوٹھا مقبولہ بیگم گواہ شد فخر الدین احمدی بقلم خود پسر موصیہ گواہ شد کلیم الدین ولد عبد الحی احمدی ساکن لودھی پور گواہ شد محمد الدین احمدی لودھی پور پسر موصیہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۶۹۳ میں امام بی بی بیوہ چودھری محمود الدین صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۶۵ سال ساکن کرتو ڈاکخانہ پنڈوری ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے جو کہ خاوند مرحوم سے حاصل شدہ ہے۔ نقد رقم مبلغ -/۵۰۰ روپیہ (پانچصد) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامۃ:- امام بی بی موصیہ نشان انگوٹھا- گواہ شد محمد اکبر فرزند حقیقی موصیہ۔ گواہ شد خاکسار سید ولایت علی شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ۔

وصیت نمبر ۱۱۶۹۴ - میں شہاب الدین ولد نواب دین جٹ عمر ۲۶ سال ساکن کرتو ڈاکخانہ پنڈوری ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- منقولہ جائیداد ایک عدد بھینس۔ دو عدد جھوٹے قیمت -/۲۹۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائداد ایک عدد بھینس دو عدد جھوٹے قیمت -/۲۹۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:- شہاب الدین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- چوہدری سردار محمد موصی نشان انگوٹھا- گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۱۷۰۳ - میں مبارک علی ولد نثار علی قوم راجپوت عمر ۳۲ سال سکنہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمدنی -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:- مبارک علی ولد نثار علی گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد احمد علی برادر موصی

دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ

حصہ داران کمپنی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپنی نے جو منافع دینا منظور کیا تھا۔ اس نے ڈیویڈنڈ وارنٹ (Dividend Warrants) حصہ داروں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ منافع صرف ان حصہ داروں کو دیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے ساٹھ روپیہ فی حصہ کے حساب سے پورا روپیہ ادا کر دیا ہے جن کی طرف بقایا ہے۔ ان کو علیحدہ چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں بقایا وصول ہونے پر وہ منافع کے حقدار ہوں گے۔ اس لئے تمام بقایا داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد ادا کر دیں۔ تا ان کو بھی نفع میں سے حصہ دیا جا سکے۔ منافع بحساب دس روپیہ فی صدی ادا کردہ روپیہ پر دیا گیا ہے یعنی جن کے دس حصے ہیں اس نے ساٹھ روپیہ فی صدی فی حصہ کے حساب سے چھ سو روپیہ ادا کر دیا ہے۔ اس کو ساٹھ روپیہ منافع ملے گا۔ منافع تقسیم کرنے میں دیر اس وجہ سے ہوئی۔ کہ انکم ٹیکس کا مطالبہ آج ۸ اگست ۱۹۴۹ء کو ملا ہے۔ یہ مطالبہ -/۳/۹۱۰ روپیہ کا ہے جو انشاء اللہ میعاد کے اندر ادا کر دیا جائیگا۔ Dividend Warrants حبیب بنک لمیٹڈ لاہور پر جاری کئے گئے ہیں۔ ان کا روپیہ ۳۱ اگست ۱۹۴۹ء سے پہلے بنک سے وصول کر لینا چاہیئے۔ کیش کرانے کی یہ آخری تاریخ ہے۔ والسلام۔ محررہ ۸ اگست ۱۹۴۹ء

عبد الحمید (ایف۔ سی۔ آئی) سیکرٹری ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ زرین بلیس دی مال لاہور

جی۔ ٹی۔ بس۔ سروس

سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی۔ بس۔ سروس۔ کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ واجبی شیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ آخری بس شام کے ۴ بجے چلتی ہے۔

سردار خان مینیجر سرائے سلطان لاہور

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ روپے:- ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ انکا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سیلون ٹی رسٹارینٹ ربوہ میں خوردنی اشیاء کے علاوہ قرآن کریم معہ اردو ترجمہ تفسیر کبیر اور کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ نیز سٹیشنری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ انتخاب بذریعہ وی پی طلب کریں۔ مینیجر سیلون ٹی ریسٹورنٹ ربوہ۔ معرفت الحاج جلال الدین سیلونی

حب نظامی:- طاقت کی لاثانی دوا:- ۶۰ گولیاں آٹھ روپے:- میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

محلول خاص:- مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے:- قیمت ایک پونڈ بوتل دس روپے فہرست مفت منگوائیں:- دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان جانیوالے پاکستانیوں کو پرمٹ کے شرائط کی تعمیل کرنی چاہیئے

پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر کا بیان

جالندھر ۱۱ اگست۔ ہندوستان میں پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر چھاؤنی نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے:۔ ایسے بہت سے واقعات ہوئے ہیں کہ مشرقی پنجاب میں داخل ہونیوالے یا اس صوبے سے گذرنے والے پاکستانی شہریوں کو کسی نہ کسی سبب کی بناء پر حراست میں لے لیا گیا ہے اور ما بعد انہیں مختلف میعادوں کی قید کی سزا دی گئی ہے ایسے افراد کے خلاف مندرجہ ذیل اقسام کے الزامات عاید کئے گئے ہیں:۔ (۱) ہندوستان میں بغیر پرمٹ کے داخلہ (۲) پرمٹ کی میعاد سے زائد ٹھہرنا (۳) ان مقامات کو جانا جن کی تصریح پرمٹ میں نہیں کی گئی (۴) آوارہ گردی۔

پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر نے حکومت مشرقی پنجاب سے درخواست کی ہے کہ تمام مجسٹریٹوں اور پولیس کو ہدایات جاری کردی جائیں کہ وہ اپنے صوبہ میں پاکستانی شہریوں کی گرفتاریوں کے بارہ میں پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کو اطلاعات بھیج دیا کریں۔ تاکہ ڈپٹی ہائی کمشنر اگر ممکن ہو سکے تو ان پاکستانیوں کی امداد کر سکے۔

ڈپٹی ہائی کمشنر کی جانب سے مشرقی پنجاب میں داخل ہونے والے پاکستانیوں کو خصوصیت کے ساتھ [illegible] کہ ان کے پاس ہندوستانی حکام کا [illegible] پرمٹ موجود ہونا چاہیئے۔ اور پرمٹ حاصل کرنے کے بعد اس میں جو شرائط درج [illegible] سے تعمیل ضروری ہے۔ مشرقی پنجاب [illegible] انہیں کوئی دقت پیش آئے ...... تو انہیں فوراً ہی ڈپٹی ہائی کمشنر سے سلسلہ [illegible] کرنی چاہیئے۔ تاکہ ڈپٹی ہائی کمشنر ان کی مشکلات [illegible] کے لئے ضروری اقدامات کر سکے۔

ریڈیو پاکستان کی رات کی خبریں

یکم ستمبر سے اوقات تبدیل ہو جائیں گے

کراچی ۱۰ اگست۔ انگریزی خبروں کا بلیٹن جو آجکل ریڈیو پاکستان سے شب کو ساڑھے آٹھ بجے نشر ہوتا ہے یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے شب کو پونے نو بجے نشر ہوا کریگا اردو خبروں کا بلیٹن جو آجکل شب کو ۹ بجے نشر ہوتا ہے شب کو نو بجے نشر ہوا کرے گا۔ ان دونوں بلیٹنوں کے نشر ہونے میں بدستور دس منٹ صرف ہوں گے۔

سمندر کے اندر ایک میل تک پہنچنے کی کوشش

نیویارک ۱۱ اگست۔ سمندر کے ایک سراغ رساں اوٹس بارٹن کو ہفتے کے روز کیلیفورنیا کے ساحل سے کچھ دور بحرالکاہل میں ایک میل سے زیادہ گہرائی میں پہنچایا جائے گا۔ ان کو کھوکھلے فولادی گنبد میں بٹھا کر سمندر کے اندر لے جایا جائے گا۔ اس فولادی گنبد کا قطر آٹھ فٹ ہوگا۔

یہ شخص پہلے بھی بہت گہرائی یعنی آدھ میل سے زیادہ گہرائی تک جا چکا ہے۔ اور کوئی شخص اسقدر گہرائی تک ابھی تک نہیں گیا۔ (اسٹار)

پانچ سال کے اندر راکٹ طیارہ چاند کا سفر کر سکے گا؟

لندن ۱۱ اگست۔ برطانوی انٹرپلینٹری سوسائٹی کے فیلو نے کہا کہ یہ خیال کہ اس سال کے اندر اندر انسان راکٹ میں بیٹھ کر چاند کا سفر کر سکے گا ٹھیک نہیں ہے۔ اس میں اس سے زیادہ عرصہ لگے گا۔ انہوں نے کہا پانچ سال کے اندر یہ ممکن ہو سکے گا۔ کہ ایک ریڈیو سے کنٹرول کیا ہوا راکٹ طیارہ جس میں کوئی [illegible] چاند تک کا سفر کرے۔

ایک دفعہ راکٹ نے ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ کی [illegible] تو پھر وہ کشش ثقل کو شکست دیدے گا اور واپس [illegible] آئے گا۔ بلکہ بغیر طاقت کے خلا میں پرواز کرتا چلا جائے گا۔ گیٹلنڈ نے کہا کہ وہ وقت آرہا ہے کہ ہم ایسا کر سکیں گے۔

انہوں نے کہا صرف چاند کی سطح سے ٹکرانے سے کوئی سائنٹفک مقصد حاصل نہ ہوگا راکٹ کو اس طرح ہدایت دینا زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ چاند کے [illegible] اختیار کرے اور چاند کی کشش میں اپنی رفتار کو متوازن رکھے۔

[illegible] راکٹ کے لئے جو آلات سے پر ہوگا [illegible] کہ وہ دنیا کو چاند کے دوسرے [illegible] کھینچ سکے۔ ہم نے اس رخ کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔

انسان کو لے جانے والا راکٹ طیارہ ایک بالکل جداگانہ شے ہے۔ اس طیارے کو اتنا پٹرول لے جانا پڑے گا کہ جس سے نہ صرف وہ جا سکے بلکہ واپس بھی لوٹ سکے۔ صرف چاند کے گرد چکر لگا کر اترے بغیر واپس آنے کے لئے بھی اتنی زیادہ طاقت کی ضرورت ہوگی جو ہمارے موجودہ سائنٹفک پٹرول ابھی نہیں دے سکتے اٹیم کے ذریعہ طیارے کی اڑان کے بارے میں البتہ بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ (اسٹار)

ٹرایسٹ ۱۱ اگست۔ یوگوسلاویہ کی بحری خبر رساں [illegible] پولا میں کمنفارم کے تین خفیہ ایجنٹوں کو مارشل ٹیٹو کے قتل کرنے کی سازش میں شامل ہونے کے الزام پر گرفتار کیا گیا۔ پچھلے سال مارشل ٹیٹو کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ (اسٹار)

مغربی پنجاب کی صوبائی لیگ نے لوکل باڈیز کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا

جنرل کونسل کے ہنگامہ خیز اجلاس میں عہدہ داروں کا انتخاب

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۱ اگست:۔ چار گھنٹے کے طویل اور ہنگامہ خیز اجلاس میں مغربی پنجاب کی صوبائی لیگ کونسل نے آج جنرل سیکرٹری۔ فنانشل سیکرٹری اور جائنٹ سیکرٹریز کے نئے انتخاب کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا کہ صوبائی لیگ اسمبلی کے عام انتخابات کے علاوہ عنقریب ہونے والے لوکل باڈیز کے انتخابات میں بھی حصہ لے گی۔ نہ صرف ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بلکہ میونسپل کمیٹیوں کے انتخابات میں بھی اپنے نمائندے کھڑے کرے گی۔ جس کے لئے ضلع وار انتخابی بورڈوں کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی نیز قرار پایا کہ صوبائی پارلیمنٹری بورڈ سات کی بجائے نو ممبران پر مشتمل ہو۔

انتخابات کے سلسلے میں اصل کاروائی شروع کرنے سے قبل میاں عبدالباری صدر صوبہ مسلم لیگ نے اعلان کیا کہ بعض ممبران نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اجلاس کو نصف گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ مختلف حلقے باہمی مشورے سے کسی متفقہ فیصلے پر پہنچ سکیں۔ گو ابتداء میں اس تجویز کی مخالفت کی گئی۔ لیکن بعد میں باتفاق رائے اسے منظور کر لیا گیا۔

نصف گھنٹے کے بعد اجلاس پھر شروع ہوا۔ اور مختلف حلقوں کے درمیان باہمی سمجھوتہ سے طے شدہ نام باری باری پیش کئے گئے جس کے نتیجہ میں بعض ممبروں کی طرف سے شدید مخالفت اور شور و شر کے باوجود مندرجہ ذیل عہدیداران باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

جنرل سیکرٹری:۔ محمد اقبال چیمہ

جائنٹ سیکرٹریز:۔ ۱۔ ملک غلام نبی ۲۔ شیخ محمد یامین

فنانشل سیکرٹری:۔ سید شریف حسین سہروردی مالک روزنامہ مغربی پاکستان۔

یہ تجویز پاس نہ ہو سکی۔ کہ موجودہ نائب صدر شیخ صادق حسن کے علاوہ ایک مزید نائب صدر کا تقرر بھی عمل میں لایا جائے۔ اگرچہ باہمی مشورہ سے جو سمجھوتہ طے پایا تھا۔ اس کا یہ بھی ایک اہم حصہ تھا۔ جنرل سیکرٹری اور فنانشل سیکرٹری کے لئے متبادل نام بھی پیش کئے گئے۔ لیکن ان حضرات نے سمجھوتہ کے احترام میں اپنے نام واپس لے لئے۔

ایجنڈے کا دوسرا اہم جزو صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب تھا۔ مرکزی لیگ کی طرف سے منظور کردہ قوانین کی رو سے پارلیمنٹری بورڈ کے ممبران کی تعداد سات یا نو ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلے میں باتفاق رائے فیصلہ کیا گیا۔ کہ نو ممبران کا انتخاب عمل میں لایا جائے چونکہ لوکل باڈیز کے انتخابات قریب آ رہے ہیں۔ اس بارے میں بھی گرما گرم بحث کے بعد قرار پایا۔ کہ مسلم لیگ اسمبلی کے عام انتخابات کے علاوہ لوکل باڈیز کے انتخابات میں بھی حصہ لے۔ اور اس سلسلے میں ضلع وار انتخابی بورڈوں کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔

صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کے متعلق طریق انتخاب کسی آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا۔

امریکہ کی طرف سے عربوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش

لندن ۱۱ اگست:۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نیویارک میں مقیم اسٹاف کے ایک رکن نے عرب ریاستوں کے ساتھ امریکہ کی پالیسی میں تیزی کے ساتھ تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ امریکہ کے پالیسی ساز فلسطین کی جنگ کے نازک ایام میں یہودیوں کو بیش قیمت امداد دینے کے بعد اب سفارتی اور تجارتی طور پر عربوں کی حمایت کرنے کی مہم میں لگے ہوئے ہیں۔

ڈاؤن ٹن کے مطابق واشنگٹن کا خیال ہے۔ کہ یہودی اور امریکہ کے صیہونی امریکہ کے بہت زیادہ ممنون ہوں گے۔ اس لئے کہ اس نے ان کو گذشتہ سال بڑی امداد دی ہے۔ لیکن اب اس جنگی اعتبار سے اہم اور تیل سے مالا مال علاقہ میں امریکہ کے خلاف بڑھتے ہوئے جذبہ سے چونکا ہو کر واشنگٹن عربوں کو جیتنے کی سخت کوششیں کر رہا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ اب یہودی لیک سیکسیس میں واشنگٹن کی جنگوں میں امریکہ کی حمایت پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔

ڈاؤن ٹن نے مزید لکھا ہے۔ کہ وہاں کے مسلم سفارتی نمائندوں کے مطابق واشنگٹن نے یہاں تک وعدہ کر لیا ہے۔ کہ وہ عرب فوجوں کو جدید بنانے میں نہ صرف مشورہ دے گا۔ بلکہ سامان بھی دے گا۔

اس کا کہنا ہے۔ کہ امریکہ کے فوجی افسروں نے بہت عرصہ سے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ بحیرہ روم اور بحر ہند کے درمیانی علاقہ میں تعلقات خوشگوار کرنا چاہتے ہیں۔ اور فوجی سہولتوں کے حاصل ہونے کے خواہشمند ہیں۔

اعلان

لاہور کے جملہ عہدیداران و ذی اثر و اقتدار حضرات کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے مکمل پتہ و فون نمبر سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں

ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ